Lesson 16. Al-Baqarah (Ayaat 122 - 129): Day 62 سُوۡرَةُ البَقَرَة کی تفسیر

ہم کیا کرینگے، کوئی ہم سے اگر کہے ہم نے نیا میز بنایا ہے اسے استعمال کریں۔ ہم پہلے اس کو آزمائیں گے کہ مضبوط ہے پھر اپنا قیمتی سامان اوپر رکھیں گے۔ تو کیا اللہ اپنے دین کا کام مطلب پرست اور کمزور دِل لوگوں سے لے گا؟ اگر اُستاد اپنے طالب علموں پر سختی کرے تو اسے خوش قسمتی سمجھیں۔

بچوں کو اتنا لاڈلا اور کمزور نہ بنائیں۔

امتحان کئی قسم کے ہوتے ہیں۔ ابراہیمؑ کے کئی طرح کے امتحان ہوئے۔ سب میں کامیاب ہوئے۔

ایسے گھر میں پیدا ہوئے جہاں باپ صرف بت پوجتا نہیں بناتا بھی تھا۔ آزر نام تھا۔ مشرکانہ ماحول میں جنم لیا۔ ایک فطرتِ سلیمہ پر پیدا ہونے والے معصوم بچے کے لئے یہ کیسا ماحول تھا؟

جب انسان بچہ ہوتا ہے تو اپنے والدین سے بہت پیار ہوتا ہے، ابراہیمؑ ابھی لڑکپن میں تھے تو باپ نے گھر سے نکال دیا۔ کہ چلا جا ورنہ رجم کروا دوں گا۔ (سورۃ ابرہیمؑ میں تفصیل آئے گی) پھر جوانی میں ایک جگہ جا رہے تھے تو وقت کے بادشاہ کو ان کی بیوی پسند آ گئی، بادشاہ نے روک لیا۔ بیوی کی طرف سے آزمائے گئے۔ (اللہ نے اس بادشاہ سے ان کی جان چھڑوا دی)۔ جوانی میں انسان کو بیوی اور بچے پیارے ہوتے ہیں۔ اِنؑ کو حکم ہُوا کہ اپنا بچہ اور بیوی صحرا میں چھوڑ آؤ۔ بچّہ بھی وہ جو بڑھاپے کی اولاد۔ ساری زندگی اپنی اللہ کی راہ میں لگا دی۔ اللہ نے دعاؤں کے بعد بیٹا دیا۔ وہ بچہ دوڑنے کی عمر میں آیا۔ تو حکم ہوا اس کو مکّہ کی وادی میں چھوڑ آؤ۔ ابراہیمؑ نے فرمانبرداری اور وفا کی مثال قائم کر دی۔

اللہ نے سورۃ نجم میں فرمایا، ابرہیم بے وفا نہیں تھے، اللہ نے ان کی مثالیں دیں۔

ہم کیا کرتے ہیں چھوٹی سی بیماری آئی تو قرآن چھوڑ دیا۔

ہر موقع پر جب اللہ نے کوئی حکم دیا ابراہیمؑ نے فرمایا؛

إِذْ قَالَ لَهُ رَبُّهُ أَسْلِمْ ۖ قَالَ أَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ (131) البقرہ

یہ ہمارے لئے سبق ہے یہ چھوٹی چھوٹی باتیں نوٹ کریں کہ اللہ کن کو چنتا ہے۔ اللہ کن سے راضی ہوتا ہے۔ جو گھبراتے نہیں۔ حوصلے بلند رکھتے ہیں۔

ابراہیمؑ سب امتحانوں میں پاس ہو گئے۔ کامیاب ہو گئے۔ تو اللہ نے فرمایا؛

ۖ قَالَ إِنِّي جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ إِمَامًا ۔ اللہ نے اُن کو امام بنا دیا۔ لیڈر بنا دیا۔ تمام بڑے مذاہب کے لوگ آج بھی ابراہیمؑ کو فخریہ اپنا پیشوا مانتے ہیں۔

اللہ کا یہ ہر اس مومن سے وعدہ ہے جو اللہ کی خوشنودی کے لئے نیک اعمال کرتا ہے۔ تو ہوتا کیا ہے، جب ہم امتحان میں پاس ہو جاتے ہیں۔ اللہ ہمیں چن لیتا ہے۔ ہم اللہ کے بندوں سے خیر خواہی کرتے ہیں۔ اللہ ہمیں حکمت عطا کر دیتا ہے۔ ہم تنہائی میں اللہ سے قُرب محسوس کرنے لگتے ہیں۔ فارغ اوقات میں اللہ کی مخلوق کے کام آتے ہیں۔

اللہ دوسروں کو ہمارے لئے ضرورت مند بنا دیتا ہے۔ ہمیں نیکی کے مواقع عطا کرتا ہے۔ لوگ ہمارے ارد گرد اکٹھے ہونے لگتے ہیں۔ جو دوسروں کو نفع دے گا وہی کامیاب ہو گا۔

اللہ کے نبیؐ کا فرمان ہے؛ کہ حسد جائز نہیں مگر دو صورتوں میں۔ دو لوگوں پر رشک جائز ہے۔ ایک وہ جس کو اللہ نے علم دیا اور وہ دن رات اس کو لوگوں سے شئیر کرتا ہے (جس کو اللہ نے حکمت دی وہ اس

سے لوگوں سے بات کرتا ہے) اور دوسرا وہ جس کو اللہ نے مال دیا اور وہ اس کو اللہ کی راہ میں خرچ کرتا ہے۔(یہ اس لئے کہ اُن کی طرف دیکھ کر نیکیوں کا شوق پیدا ہو)

جب اللہ موقع دے تو بھاگ کر کریں اپنی خوش قسمتی سمجھیں۔ ابراہیمؑ کی طرح ابو بکرؓ کی طرح۔

عمرؓ ہر وقت اس کوشش میں رہتے کہ ابو بکرؓ نے کونسی نیکی کی ہے تاکہ میں بھی کر لوں۔

ایک دفعہ نبی پاکؐ نے فرمایا کہ کل صبح حرم میں جو سب سے پہلے آئے گا وہ جنتی ہے، اب صحابہ کرامؓ کو شوق ہُوا کہ دیکھیں وہ کون ہے؟ تین دن تک ایک ہی آدمی صبح آتا اپنی نماز پڑھتا اور چلا جاتا۔

ایک صحابی کو شوق ہُوا کہ دیکھوں یہ کونسی نیکی کرتے ہیں؟ وہ اُن کے گھر چلے گئے اور فرمایا کہ میں نے ایک بات پر قسم کھالی ہے کہ تین دن تک اپنے گھر نہیں جاؤں گا۔ کیا آپ کے ساتھ قیام کر لوں۔ انھوں نے فرمایا ٹھیک ہے۔ اب یہ صحابی اُن کے گھر میں رہے، تین دن کی مہمان نوازی کے بعد بتایا کہ آپ کو اس لئے ملنے آیا تھا کہ دیکھوں آپ میں کونسی ایسی خوبی ہے کہ آپ جنتی ہیں۔

آپ عبادات میں تو میرے جیسے ہی ہیں۔ فرض نماز پڑھتے ہیں اور تہجد گزار ہیں۔ میں بھی آپ کی طرح یہ سب کرتا ہوں۔ انھوں نے فرمایا، ہاں ایک بات میں یہ کرتا ہوں کہ میرا دِل بالکل صاف ہے۔ میرے دل میں کسی کے لئے کینہ نہیں ہے۔ ہو سکتا ہے اللہ کو یہ بات پسند ہو۔

اس طرح صحابہ کرامؓ نیکیوں کی تلاش میں رہتے تھے۔

ابرہیمؑ اور آدمؑ کی تفصیل۔

آدمؑ کے بارے میں فرمایا؛ إِنِّي جَاعِلٌ فِي الْأَرْضِ خَلِيفَةً

ابرہیمؑ کے بارے میں فرمایا: إِنِّي جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ إِماماً

آدمؑ کے بارے میں فرمایا؛ وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا

آدمؑ کو دنیاوی علم دے کر خلیفہ بنایا۔ ابرہیمؑ کو آزمائش کے بعد امام بنایا۔

امام کون؟ آج کی ہر قوم کے پیشوا۔

دنیا کے ورلڈ لیڈر علم سے بنتے ہیں۔ آج جو لوگ خلیفہ یعنی لیڈر بنتے ہیں وہ سو سو کر یا فلمیں دیکھ کر نہیں بنتے۔ وہ علم حاصل کرتے ہیں۔ محنت کرتے ہیں۔ مشہور پل دیکھیں۔ یوروٹنل کی ٹرین دیکھ لیں۔ چین نے محنت کی توان کی پروڈکٹس دیکھ لیں۔ دنیا کے ہر حصے میں ان کا سامان نظر آئے گا۔

چین نے اپنی علم کی مہر گھر گھر پہنچادی، اور مسلمانوں نے کیا کیا؟

آدمؑ کو ملا علم الدنیا۔ دنیا کے علم سے دنیاوی ترقی ملے گی

ابرہیمؑ کو ملی امامت۔ روحانی اُستاد۔ علم الوحی۔

اگر ہم بچوں کو علم الادیان سکھاتے ہیں تو وہ آخرت کی کامیابی ہے۔

سب سے خوش قسمت وہ ہے جس سے اللہ کچھ کروالیتے ہیں۔ پریشان نہ ہوں۔ مجاہدین بن کر کلاس میں بیٹھیں۔ اللہ آپ سے دین کی امامت کروانا چاہتا ہے۔

آج ہم نے اپنے بچوں کے ساتھ کیا کیا؟ کیسے ان کو بگاڑ دیا؟

ابرہیمؑ کو جب امامت ملی تو انہوں نے اگلا سوال کیا کیا؟ قَالَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِي ۖ قَالَ لَا يَنَالُ عَهْدِي الظّٰلِمِيْنَ- یعنی میری اولاد کا کیا ہو گا؟ فرمایا گیا کہ ظالموں کے لئے کوئی وعدہ نہیں۔

جب نوحؑ اپنے بیٹے کو نہیں بچا سکے اور جب ابراہیمؑ اپنے باپ کو نہیں بچا سکے تو ہم کیا کرینگے؟

یہاں یہ عقیدہ ٹھیک ہو جانا چاہئے ہمارا یہ کانسیپٹ کلئیر ہو جانا چاہئے کہ:

اور اس دن سے ڈرو جب کوئی شخص کسی شخص کے کچھ کام نہ آئے، اور نہ اس سے بدلہ قبول کیا جائے اور نہ اس کو کسی کی سفارش کچھ فائدہ دے اور نہ لوگوں کو (کسی اور طرح کی) مدد مل سکے ﴿۱۲۳﴾

ہماری اپنی جان چھوٹ جائے تو بڑی بات ہے۔ اپنا بھی حصّہ ڈالیں۔ اپنی تیاری پوری رکھیں۔

اللہ جب دین کی امامت کے لئے چنتا ہے تو عمر بھی لمبی دیتا ہے۔ نوحؑ کو ایک ہزار سال عمر دی۔ ابراہیمؑ کو ۱۷۵ سال کی عمر دی۔ اور بعض اوقات تھوڑی عمر میں برکت ڈال دیتا ہے۔ ابراہیمؑ کو ایک انسان سے ایک امّت کا درجہ دیا۔

اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ كَانَ اُمَّةً قَانِتًا لِّلّٰهِ حَنِيْفًا ۗ وَلَمْ يَكُ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۱۲۰﴾ بے شک ابراہیم (لوگوں کے) امام اور خدا کے فرمانبردار تھے۔ جو ایک طرف کے ہو رہے تھے اور مشرکوں میں سے نہ تھے۔ سورہ نحل

ان کو صحیفے ملے تھے۔ اس دور کی ماڈرن قوم میں بھیجے گئے تھے۔ عام بندے کی تو وہ لوگ بات ہی نہیں سنتے تھے۔ ہم اگر فوکسڈ ہو جائیں تو ہمیں فائدہ ہو گا۔ اللہ نے ابراہیمؑ کو اپنا دوست بنالیا۔ سورہ النساء

اور اس شخص سے کس کا دین اچھا ہو سکتا ہے جس نے حکم خدا کو قبول کیا اور وہ نیکوکار بھی ہے۔ اور ابراہیم کے دین کا پیرو ہے جو یکسوں (مسلمان) تھے اور خدا نے ابراہیم کو اپنا دوست بنایا تھا ﴿۱۲۵﴾

ہم یکسو اور حنیف ہو جائیں۔ حنیف وہ شخص جو فکر، آرزو، عمل اور کردار سے اپنی ذات کو صرف اور صرف توحید اور اللہ کی محبت سے سرشار رکھے۔ ہر لمحہ، ہر وقت۔ اگر ہم ایسے ہو جائیں تو اللہ کے دوست بن جائینگے۔

سورۃ آل عمران میں اللہ نے ابرہیمؑ کے بارے میں فرمایا کہ وہ مسلم تھے۔

ابراہیم نہ تو یہودی تھے اور نہ عیسائی بلکہ سب سے بے تعلق ہو کر ایک (خدا) کے ہو رہے تھے اور اسی کے فرماں بردار تھے اور مشرکوں میں نہ تھے ﴿٦٧﴾

دعا کریں اللہ ہمیں ان کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے (آمین)

ابھی تو صرف ہم نے ان کے رشتوں کی آزمائش پر بات کی ہے آگے چل کر ہم پڑھیں گے کہ کیسے ان کو آگ میں ڈالا گیا تھا۔ اور اللہ کے حکم سے وہ آگ ٹھنڈی ہو گئی۔

ہم سب نیکی کا ارادہ کرتے ہیں۔ کبھی تھک جاتے ہیں۔ کبھی گھبرا جاتے ہیں۔ کبھی ہمت چھوڑ دیتے ہیں۔ یاد رکھیں اللہ کی مدد ضرور آتی ہے۔ صبر کے مراحل طے کریں۔ چلتے رہیں

سورۃ حج میں اللہ نے فرمایا؛

اور خدا (کی راہ) میں جہاد کرو جیسا جہاد کرنے کا حق ہے۔ اس نے تم کو برگزیدہ کیا ہے اور تم پر دین کی (کسی بات) میں تنگی نہیں کی۔ (اور تمہارے لئے) تمہارے باپ ابراہیم کا دین (پسند کیا) اُسی نے پہلے (یعنی پہلی کتابوں میں) تمہارا نام مسلمان رکھا تھا اور اس کتاب میں بھی (وہی نام رکھا ہے تو جہاد کرو) تاکہ پیغمبر تمہارے بارے میں شاہد ہوں۔ اور تم لوگوں کے مقابلے میں شاہد اور نماز پڑھو اور زکوٰۃ دو

اور خدا کے دین کی (رسی کو) پکڑے رہو۔ وہی تمہارا دوست ہے۔ اور خوب دوست اور خوب مددگار ہے ﴿۷۸﴾

یعنی اپنے روحانی باپ ابراہیمؑ کی پیروی کریں۔ اگر علم اور تربیت کا راستہ چھوڑ دینگے تو نسلیں گمراہ ہو جاتی ہیں۔ مثال دیکھ لیں کہ کچھ عرصے کے بعد ابراہیمؑ کی نسل کے لوگ بھی گمراہ ہو گئے۔

مصائب کی گرمی سے ہم نشو و نما پاتے ہیں۔ اللہ کے وعدے یاد رکھیں۔ اللہ کی مدد انشاللہ ضرور آئے گی۔ اپنے اندر خیر ڈھونڈیں۔ اپنے مشرک ماحول میں بھی اپنی شناخت کو قائم رکھیں۔ رشتے داری کی وجہ سے نبوت اور امامت نہیں ملتی؛ سورۃ الانعام آیت ۱۲۴

اور جب ان کے پاس کوئی آیت آتی ہے تو کہتے ہیں کہ جس طرح کی رسالت خدا کے پیغمبروں کو ملی ہے جب تک اسی طرح کی رسالت ہم کو نہ ملے ہم ہرگز ایمان نہیں لائیں گے اس کو خدا ہی خوب جانتا ہے کہ (رسالت کا کون سا محل ہے اور) وہ اپنی پیغمبری کسے عنایت فرمائے جو لوگ جرم کرتے ہیں ان کو خدا کے ہاں ذلّت اور عذابِ شدید ہو گا اس لیے کہ مکّاریاں کرتے تھے ﴿۱۲۴﴾

اللہ کو سب پتا ہے اس نے اپنے کام کس سے کروانے ہیں۔

دعا ہے اللہ ہم سب پر اپنی رحمت کرے (آمین)

وَإِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَأَمْنًا ؕ وَاتَّخِذُوا مِن مَّقَامِ إِبْرٰهِمَ مُصَلًّى ؕ وَعَهِدْنَآ إِلَىٰٓ إِبْرٰهِمَ وَإِسْمٰعِيلَ أَن طَهِّرَا بَيْتِيَ لِلطَّآئِفِينَ وَالْعٰكِفِينَ وَالرُّكَّعِ السُّجُودِ

﴿۱۲۵﴾ اور جب ہم نے خانہ کعبہ کو لوگوں کے لیے جمع ہونے اور امن پانے کی جگہ مقرر کیا اور (حکم

دیا کہ) جس مقام پر ابراہیم کھڑے ہوئے تھے، اس کو نماز کی جگہ بنالو۔ اور ابراہیم اور اسمٰعیل کو کہا کہ طواف کرنے والوں اور اعتکاف کرنے والوں اور رکوع کرنے والوں اور سجدہ کرنے والوں کے لیے میرے گھر کو پاک صاف رکھا کرو۔

امامت کا کام ملا۔ جس مقام پر ابرہیمؑ کھڑے ہوئے وہ جگہ مصلیٰ بن گئی اور کام کیا ملا؟ کہ اللہ کے گھر کی صفائی کرو۔ اور ہم کیا کرتے ہیں؟ ہماری مسجدیں اور دینی ادارے کتنے صاف ہیں؟ اور کیا ہم اللہ کے گھر کی صفائی کرنا عزّت کی بات سمجھتے ہیں؟ اللہ کے گھر کو صاف کرنا چھوٹا کام نہ سمجھیں۔

ہم جہاں بھی بیٹھیں وہاں کا خیال رکھیں، اُٹھنے سے پہلے دیکھیں کہ جگہ صاف چھوڑ کر جا رہی ہیں۔

اللہ کے نبیؐ نے مسجد نبوی کی صفائی کرنے والی عورت کی قبر پر جا کر دعا کی، صحابہ کرامؓ نے عام عورت سمجھ کر دفن کر دیا تھا۔ اللہ کے نبیؐ کو پتا چلا تو وہاں دعا کرنے گئے۔

اللہ کا چناؤ بہت الگ قسم کا ہے۔ اللہ اُن لوگوں کو چن لیتا ہے جو اللہ کی محبت میں اپنا آپ مار لیتے ہیں۔ سب سے پہلے نفس کی قربانی ہے۔ ہم جب کلاس شروع کرتے ہیں تو ایک دم سب اُصول و ضابطے نہیں دیتے جس طرح دین اسلام تدریج سے آیا۔ ہم بھی کلاسز میں کچھ Rules بعد میں دیتے ہیں۔ تو یہ آیت پڑھ کر کلاس نے فیصلہ کیا کہ وہ کم از کم اپنے ادارے کی خود صفائی کرینگے۔ سب کی ڈیوٹی لگتی ہے کہ کون کیا کرے گی۔ اپنے آپ کو بڑا نہ سمجھیں۔ عاجزی آتی ہے۔ جگہ آپ کو اپنی لگتی ہے۔

اللہ کی محبت یہ جذبہ لاتی ہے۔ یہ قرآن کی محبت ہم سے بہت کچھ کروالیتی ہے۔

لِلطَّآئِفِيْنَ وَالْعٰكِفِيْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ۔ طواف کرنے والوں اور اعتکاف کرنے والوں اور رکوع کرنے والوں اور سجدہ کرنے والوں کے لیے۔۔۔ ہر وہ جگہ جہاں دین کو کام ہوتا ہے۔ صاف رکھیں۔ اللہ خیر اور برکت ڈالے گا۔ خوبصورتی پیدا کریں۔ بدبو سے پاک۔

وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّى ؕ جس مقام پر ابراہیم کھڑے ہوئے تھے، اس کو نماز کی جگہ بنالو۔ یہ ہے اللہ کی قدر دانی۔ اللہ نے ابراہیمؑ کے قدموں کے نشان محفوظ کر دیئے۔ آپ جن راستوں سے چل کر آتے ہیں۔ اللہ کیسے قدر کرتا ہے آپ سوچ بھی نہیں سکتے۔ علم والے راستے پر فرشتے پر پھیلاتے ہیں۔ اپنے آپ کو صاف ستھرا رکھیں۔ ابراہیمؑ نے اللہ کا گھر بنایا۔ سُنا ہے کہ اُن کا مقام لفٹ بن جاتا تھا جب وہ خانہ کعبہ کی دیواریں کھڑی کر رہے تھے۔

شکلیں آپ کتنی دیکھیں گے، جو خدمت کرے گا، وہ عزّت کماتا ہے۔

وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا وَّارْزُقْ اَهْلَهٗ مِنَ الثَّمَرٰتِ مَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ قَالَ وَمَنْ كَفَرَ فَاُمَتِّعُهٗ قَلِيْلًا ثُمَّ اَضْطَرُّهٗۤ اِلٰى عَذَابِ النَّارِ ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿١٢٦﴾ اور جب ابراہیم نے دعا کی کہ اے پروردگار، اس جگہ کو امن کا شہر بنا اور اس کے رہنے والوں میں سے جو خدا پر اور روزِ آخرت پر ایمان لائیں، ان کے کھانے کو میوے عطا کر، تو خدا نے فرمایا کہ جو کافر ہو گا، میں اس کو بھی کسی قدر متمتع کروں گا، (مگر) پھر اس کو (عذاب) دوزخ کے (بھگتنے کے) لیے ناچار کر دوں گا، اور وہ بُری جگہ ہے۔

امن کی جگہ، سکون والی۔ پہلے اولاد کے لئے ہدایت مانگی اب دنیا مانگ رہے ہیں۔

ہمیں اجازت ہے کہ اولاد کے لئے دنیا اور آخرت دونوں مانگیں۔ والدین کی دعا بچوں کے لئے قبول ہوتی ہیں۔ بچوں کے لئے بڑی بڑی دینی دعائیں مانگیں۔ دل کھول کر مانگیں۔

یہاں دو باتیں خاص طور پر نوٹ کر لیں۔ ایک تو یہ بنجر اور صحرا میں کھڑے ہیں لیکن دعا پھلوں اور میوں کی مانگی ہے۔ (پاکیزہ کھانا) اور بظاہر کوئی اسباب نظر نہیں آتے لیکن انھیں بھروسہ ہے کہ اللہ قبول کرے گا۔ اَب دنیا کا ہر پھل وہاں ملتا ہے۔

دوسری بات یہ کہ ابراہیمؑ نے نیکیاں کرنے کے بعد دعا مانگی ہے۔ پھر دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ کچھ نیکی کا تذکرہ نہیں۔ کوئی زعم نہیں ہونا چاہئے۔ بس سیدھی سادی دعا مانگی ہے۔

"تو خدا نے فرمایا کہ جو کافر ہو گا، میں اس کو بھی کسی قدر متمتع کروں گا،" جو کفر کرے گا، دنیا تو اس کو بھی ملے گی۔ ابراہیمؑ نے مسلمانوں کے لئے خیر مانگی تو اللہ نے فرمایا کہ سب کو دونگا۔

اور ایک ہی معنی بھی ہیں کہ شروع میں اللہ وقت دیتا ہے، چانس ملتا ہے۔ موقع ملتا ہے۔ لیکن وقت کے ساتھ ساتھ، اللہ کے خاص لوگ چنے جاچکے ہوتے ہیں۔

دعا ہے کہ اللہ ہدایت کے بعد گمراہ نہ کرے۔ آمین

ایک بات یہ اس آیت سے پتا چلتی ہے کہ جب تک سکون نہیں ہو گا اللہ کے دین کا کام نہیں ہو سکے گا۔

وَاِذۡ يَرۡفَعُ اِبۡرٰهٖمُ الۡقَوَاعِدَ مِنَ الۡبَيۡتِ وَاِسۡمٰعِيۡلُ ؕ رَبَّنَا تَقَبَّلۡ مِنَّا ؕ اِنَّكَ اَنۡتَ السَّمِيۡعُ الۡعَلِيۡمُ ﴿۱۲۷﴾ اور جب ابراہیم اور اسمٰعیل بیت اللہ کی بنیادیں اونچی کر رہے تھے (تو دعا کر رہے تھے) اے پروردگار، ہم سے یہ خدمت قبول فرما۔ بے شک تو سننے والا (اور) جاننے والا ہے۔

سب سے پہلے خانہ کعبہ فرشتوں نے بنایا۔ پھر آدمؑ نے۔ طوفانِ نوح کے بعد دیواریں گر گئیں اور بنیادیں آنکھوں سے اوجھل ہو گئیں۔ تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ اصل بنیاد پر دیواریں کھڑی کی گئیں۔

ابراہیمؑ نے پھل مانگے۔ اللہ نے اپنا گھر بنانے کی ڈیوٹی دے دی۔ جب ہم اللہ کے کام کرتے ہیں تو اللہ ہمارے کام سنوار دیتے ہیں۔

'اے پروردگار، ہم سے یہ خدمت قبول فرما'۔ اللہ سے درخواست کی جارہی ہے کہ پلیز قبول کرلیں۔

کوئی احسان نہیں کوئی نیکی کا زعم نہیں۔ عمل اچھا ہونا چاہیے، زیادہ پیسہ خرچ کرنے سے زیادہ قبولیت کی فکر کریں۔

رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَآ اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ ۪ وَاَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا ۚ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ﴿۱۲۸﴾ اے پروردگار، ہم کو اپنا فرمانبردار بنائے رکھیو۔ اور ہماری اولاد میں سے بھی ایک گروہ کو اپنا مطیع بنائے رہیو، اور (پروردگار) ہمیں طریق عبادت بتا اور ہمارے حال پر (رحم کے ساتھ) توجہ فرما۔ بے شک تو توجہ فرمانے والا مہربان ہے ﴿۱۲۸﴾

بچوں سے دعائیں کروائیں۔ نوجوان بچوں کا حصّہ ڈلوائیں۔ نیکی میں شامل کریں۔ اپنے لئے دعائیں کیں پھر پوتوں اور نسلوں کی دعائیں کیں کہ یا اللہ تو ہمیں سکھا دے۔ بڑی سے بڑی نیکی کر کے استغفار کریں کہ اللہ توبہ قبول کرلے، اللہ کا رحم ہے کہ نیکی کا موقع ملتا ہے۔

عبادت ایجاد نہیں کی جاتی، اللہ کی بتائی ہوئی کی جاتی ہے۔ دین مکمل ہے، شریعت پر عمل کریں۔

رَبَّنَا وَابۡعَثۡ فِيۡهِمۡ رَسُوۡلًا مِّنۡهُمۡ يَتۡلُوۡا عَلَيۡهِمۡ اٰيٰتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الۡكِتٰبَ وَالۡحِكۡمَةَ وَ يُزَكِّيۡهِمۡ ؕ اِنَّكَ اَنۡتَ الۡعَزِيۡزُ الۡحَكِيۡمُ ﴿۱۲۹﴾ اے پروردگار، ان (لوگوں) میں انہیں میں سے ایک پیغمبر مبعوث کیجیو جو ان کو تیری آیتیں پڑھ پڑھ کر سنایا کرے اور کتاب اور دانائی سکھایا کرے اور ان (کے دلوں) کو پاک صاف کیا کرے۔ بے شک تو غالب اور صاحبِ حکمت ہے۔

یعنی ان کا ہم زبان ہے۔ انہی میں سے ہو، ان میں گھل مل سکے۔

پہلے اللہ کا گھر بنانے کی اجازت ملی۔ پھر شریعت ملی۔

پہلے جگہ ملی پھر سلیبس مانگا، کتاب مانگی۔ یعنی ان کو سکھائے۔ استاد مانگا۔ علم خود سے نہیں آتا۔ سیکھنا پڑتا ہے۔ جو نہ صرف پڑھنا سکھائے بلکہ حکمت بھی سکھائے۔

یہ دعا قرآن میں تین دفعہ آئے گی۔

دینی ادارے کا سیٹ اَپ مل گیا۔ کہ پہلے جگہ ہو۔ پھر سلیبس یا کورس ورک یعنی نصاب۔ (قرآن، تجوید، تفسیر، ترجمہ) علمی باتیں۔

حکمت یعنی حدیث یعنی سنّت۔ قرآن کی اپلیکیشن۔ کیسے عمل کیا جائے۔ تذکیہ۔

سُننے والوں کا تذکیہ اور تربیت بہت ضروری ہے۔ دعا کریں، اللہ ہم سب کو اِس سے خیر لینے والا بنا دے۔ آمین۔